ساحرلدھیانوی

ہندی فلموں کے معروف نغمہ نگاراور ترقی پسندتحریک سے وابستہ شاعرساحرلدھیانوی کی پیدائش 8مارچ 1921ءکوہندوستانی پنجاب کے شہرلدھیانہ میں ہوئی۔ساحرنے اپنی ابتدائی تعلیم یہیں خالصہ اسکول سے حاصل کی۔اس کے بعد گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں داخلہ لیا۔کالج کے زمانے سے ہی انہوں نے شاعری کا آغاز کیااوراسی درمیان امرتا پریتم کے عشق میں گرفتار ہونے کے چلتے کالج سے نکالے گئے اور لاہور چلے گئے۔1947 میں جب ملک دوحصوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہوگیا تو ترقی پسندنظریات کے چلتے ساحر کے نام 1949ء میں وارنٹ جاری کیے گئے جس کے بعد ساحرواپس ہندوستان سیدھے ممبئی چلے آئے۔ساحرکا قول بڑامشہور ہے کہ ''بمبئی کومیری ضرورت ہے''۔

اس کی سب سے بڑی وجہ شاید یہ تھی کہ اس دور میں ساحراور دوسرے ترقی پسند شعرانے محسوس کرلیا تھا کہ فلم کے ذریعے اپنی بات عوام تک بآسانی پہنچا سکتے ہیں۔ساحرجس مشن کے تحت بمبئی آئے تھے اس میں انھیں کافی حدتک کامیابی ملی اور 1949ء میں بے شک ان کی پہلی فلم ''آزادی کی راہ پر'' قابلِ فخرٹھہری،لیکن موسیقارایس ڈی برمن کے ساتھ 1950ء میں فلم ''نوجوان'' میں ان کے لکھے ہوئے نغموں نے خوب مقبولیت حاصل کی۔فلم نوجوان کے بعدایس ڈی برمن اورساحرکی شراکت پکی ہوگئی اوراس جوڑی نے یکے بعد دیگرے کئی فلموں جیسے کہ ''بازی''، ''جال''، ''ٹیکسی ڈرائیور''، ''ہاؤس نمبر 44''، ''منیم جی'' اور ''پیاسا'' میں اکٹھے کام کیا۔جبکہ ساحرکی دوسری سب سے تخلیقی شراکت روشن کے ساتھ تھی چنانچہ اس جوڑی نے ''چترلیکھا''، ''بہوبیگم''، ''دل ہی تو ہے''، ''برسات کی رات''، ''تاج محل''، ''بابر'' اور ''بھیگی رات'' جیسی بے مثال فلموں میں اپنی تخلیقی قوتوں کے جوہر دکھاتے ہوئے خوب نام کمایا۔ساحرنے جن دیگرموسیقاروں کے ساتھ کام کیا اُن میں او پی نیر،این دتا،خیام،روی،مدن موہن،جے دیواورکئی دوسروں کے نام شامل ہیں۔

ساحرکے علاوہ کئی اچھے شعراء نے فلمی دنیا میں اپنے فن کا جادو جگایا،لیکن جوشہرت وبلندی کے حصے میں آئی وہ کسی دوسرے نغمہ نگارکونصیب نہ ہوئی۔اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ ساحرفلمی دنیا میں اپنی آئیڈیالوجی وافکارساتھ لے کرآئے اس کے علاوہ دوسرے ترقی پسندنغمہ نگاروں کے مقابلے میں ساحرکواپنی آئیڈیالوجی کوعوام تک پہنچانے کے مواقع بہت زیادہ ملے،جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ ساحرنے اپنے دور میں جن فلم سازوں کے ساتھ کام کیا وہ خودترقی پسندانہ خیالات کے بڑے حامی تھے۔ساحرکی زندگی جن حالات میں گزری اورلوگوں کوانکی ذاتی زندگی میں کس قدردلچسپی تھی۔اس کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ ساحرنے اپنے عروج کے زمانے میں دوایسی مشہورفلموں کے گانے لکھے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

ان کی کہانی ساحر کی اپنی زندگی سے کسی قدر ماخوذ تھی۔ان فلموں میں گرودت کی پیاسا اوریش راج کی کبھی کبھی شامل ہیں یقیناً ہم سبھی جانتے ہیں کہ یہ دونوں فلمیں اپنے وقت کی بڑی ہٹ فلمیں ثابت ہوئیں۔ پیاسا فلم کے نغموں میں جو صدا بہار پن کا پہلو پوشیدہ ہے وہ آج بھی کسی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔آج بھی اس فلم کے نغموں کے بول ہمارے کانوں میں ایک الگ طرح کا رس گھولتے ہیں۔ان نغمات کے الفاظ کچھ یوں تھے:

یہ محلوں یہ تختوں یہ تاجوں کی دنیا
یہ انساں کے دشمن سماجوں کی دنیا
یہ دنیا اگر مل بھی جائے تو کیا ہے

اسی طرح فلم کبھی کبھی کے ٹائٹل سونگ ''کبھی کبھی میرے دل میں یہ خیال آتا ہے'' آج تک کوئی نہیں بھولا ہوگا۔ایسا لگتا ہے کہ اس فلم کے گیت ساحر کو رہتی دنیا تک کے لیے زندہ کر گئے ہیں۔ یوں تو ساحر کے مقبول ترین گیت سینکڑوں کی تعداد میں ہیں جیسے کہ ''ملتی ہے زندگی میں محبت کبھی کبھی''، ''نیلے گگن کے تلے''، ''میں نے چاند اور ستاروں کی تمنا کی تھی''، ''میں جب بھی اکیلی ہوتی ہوں'' اور ''دامن میں داغ لگا بیٹھے''، ''ابھی نہ جاؤ چھوڑ کر کہ دل ابھی بھرا نہیں''، ''میں زندگی کا ساتھ نبھاتا چلا گیا''، ''رات بھی ہے کچھ بھیگی بھیگی''، ''آپ آئے تو خیالِ دلِ ناشاد آیا''، ''بابل کی دعائیں لیتی جا، جا تجھ کو خوشی سنسار ملے''، ''جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کو پیار سے پیار ملا''، ''جب بھی جی چاہے نئی دنیا بسا لیتے ہیں لوگ''، ''جو بات تجھ میں ہے تیری تصویر میں نہیں''، ''غیروں پہ کرم اپنوں پہ ستم''، ''مطلب نکل گیا تو پہچانتے نہیں''، جیسے سدا بہار گیتوں کی ایک لمبی فہرست موجود ہے۔

فلموں کے علاوہ ان کی غزلیں اور نظمیں آج بھی اہل ادب میں جس شوق وجنون کی سی کیفیت سے پڑھی جاتی ہیں اس میں یقیناً ساحر اپنی مثال آپ ہیں۔آپ نے زندگی کے تقریباً ہر موضوع کو اپنی شاعری میں جگہ دی۔

عورت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر انھوں نے الگ الگ نظمیں اور شاعری کی ہے۔

عورت نے جنم دیا مردوں کو مردوں نے اسے بازار دیا
جب جی چاہا مسلا کچلا جب جی چاہا دھتکار دیا

ساحر کی تمام زندگی ایک طرح سے زندگی کی تلخیوں وادا سیوں سے لبریز تھی جس کی جھلک ان کے کلام میں جا بجا دیکھی جا سکتی ہے۔

کبھی خود پہ کبھی حالات پہ رونا آیا
بات نکلی تو ہر اک بات پہ رونا آیا

جس محبت کے افسانہ کو صحیح انجام یا اس کی تکمیل تک لانا ممکن نہ ہو تو اس کیا خوبصورت ترغیب دیتے ہیں۔

وہ افسانہ جسے انجام تک لانا نہ ہو ممکن
اسے اک خوبصورت موڑ دے کر چھوڑنا اچھا

ویسے بولی وڈ میں جب کبھی بھی معروف نغمہ نگاروں کی بات چلتی ہے تو ساحر لدھیانوی کا نام سرفہرست آتا ہے۔ اُنھوں نے فلم انڈسٹری میں اپنی فنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہوئے اپنی شہرت ومقبولیت کے جھنڈے نصب کیے۔ جو اوصاف وخوبیاں ساحر کو اپنے ہم عصر شعراء سے ممتاز کرتی ہیں وہ اُنکا شدتِ درد سے لبریز کلام اور انکے خیالات کی ندرت ہے۔ آپ نے عورت ذات کی ہمیشہ عزت کی اور اُسکے دکھ درد اور سماج میں جس طرح سے عورت ذات پر صدیوں سے ظلم وتشدد ڈھائے جانے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایسے سبھی موضوعات کو ساحر نے اپنی شاعری میں جگہ دیکر خواتین کے دلی جذبات وکیفیات کو پیش کیا ہے اُس کی مثال شاید ہی دیکھنے کو ملے۔ دراصل ساحر نے اپنی زندگی میں خود کی آنکھوں سے جن سماجی حالات وواقعات کا مشاہدہ کیا اور جو سبق زندگی نما کتاب سے سیکھے۔ اُنہی کو اپنی شاعری کی زبان میں قلم بند کیا۔ یہ عظیم شخصیت 25 اکتوبر 1980 کو رحلت کر گئے مگر اپنے گیتوں کی بدولت آج بھی ہر دل میں زندہ ہیں۔